

کے ساتھ جانے نہیں دے گا اور وہ بھی رات کے بارہ بجے۔
غلطی میری تھی افتخار۔ میں میں up Flare ہو گئی تھی۔ مجھے اس ہوٹل میں نہیں
آنا چاہیے تھا۔

ستارہ: افتخار:
اب تم GUI سے مرتا چاہتی ہو۔ تارک اولی بی تارک خدا کے لیے مرنے کے لیے ایک
چنانی تیار کرو مضبوط قسم کی۔ چھوٹی چھوٹی ہر عکسکی پر چڑھنا چھوڑو۔ اللہ کی بندی۔
افتخار! تم مجھے گھر چھوڑ آؤ پلیز۔ پھر جو ہو گا میں سنپھال لوں گی۔

ستارہ: افتخار:
تم کچھ سنبھال نہیں سکتی ہو۔ جس انسان کو تمہارے جیسی آواز ملتی ہے، اسے عقل
نہیں دی جاتی۔ بیٹھی رہو چپ چاپ اور تمادہ دیکھو ایک بار۔ اس کی جڑیں ابھی
انڈسٹری میں اتنی گہری نہیں ہیں۔ وہ غلط فنی میں بتلا ہے، اپنے بارے میں۔
افتخار وہ مجھے لینے کبھی نہیں آئے گا۔

ستارہ: افتخار:
نہیں آئے گا نہ آئے کیا فرق پڑتا ہے۔ نقصان اس کا ہے تمہارا نہیں۔
کیا کہہ رہے ہوا فتحار۔ میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہوں گی۔

ستارہ: افتخار:
تارا تم پاکستان کا تاج محل ہو۔ تم میوزیم ہو جس کی رکھوائی میں Point Pistol پر
کروں گا۔ اگر مجھے تمہارے اندر کی عورت کو ختم بھی کرنا پڑتا تو بھی۔ لیکن میں اس
آرٹسٹ کی بے عزتی نہیں ہونے دوں گا جو صدیوں میں ایک بار پیدا ہوتا ہے۔ جو
کئی گھروں کو روشن کرتا ہے۔ کئی دلوں کو زندہ کرتا ہے جو ایک
Phenomena ہے ستارے کی طرح۔

ستارہ: افتخار:
تم بہت اچھے ہو افتخار
ہاں شبہ تو مجھے بھی ہوتا ہے لیکن ابھی تم نے میری اچھائی دیکھی نہیں۔ خدا کی
قسم چودہ ریلیں میں نے اپنی اچھائی کی ڈبوں میں پیک کر کے رکھی ہیں برے وقت
کے لیے۔ یہ تو میں صرف تمہیں ٹریلر دکھارتا ہوں۔
کہیں جا رہے ہو؟

ستارہ: افتخار:
شوٹنگ پر۔ آن مجھے مشاعرے کے سیٹ پر غزل پڑھنی ہے (ترنم سے فلمی انداز)
اے جذبہ دل گر میں چاہو ہر چیز مقابل آجائے

منزل کی طرف دو گام چلوں اور سامنے منزل آجائے

سامنے فریبہ ہو گی شیشے کی نلکیوں والے پردے کے پیچے مزہ آجائے گا۔ (یہ ساری بات ستارہ نے نہیں سنی۔ وہ کہیں دور چلی گئی ہے۔) بدآخوبصورت سیٹ لگا ہے، چلو گی؟ ستارہ: افخار..... تم ایک بار مجھے فون کر لینے دو اسے۔ صرف ایک بار۔

افخار: سنو ستارہ (بہت سمجھدی کے ساتھ) یہ بات تمہیں عجیب لگے گی لیکن یہاں اس ربا میں ہر شخص کا حساب کتاب ایک سا ہے۔ جب آخری حساب ہو گا تو سب کے حساب برابر نہیں گے۔ یاد رکھنا جو ساری عمر جمع کرتے رہتے ہیں، ان کے حساب کو ایک بار صفر سے ضرب دے دو تو سارے کاسارا جمع جتھے ساری کمائی صفر ہو جائی ہے۔ جو سود در سود ضرب کرتے ہیں، ان کو ایک تقسیم راس نہیں آتی۔ ذرا سوچ کر بول میں رقم ہوا اور اگر ایک ضرب صفر کی ہو جائے تو کیا باقی پچھا ہے؟ صفر.....؟ بڑا امپار ٹھنڈ ہے۔ صرف صفر یقین کرو وہاں کوئی کسی سے بہتر نہیں ہو گا۔

ستارہ: فون کرنے میں حرج کیا ہے؟

افخار: تو چاہتی ہے، وہ تیرا ہور ہے۔

ستارہ: (اثبات میں سر ہلاتی ہے)

افخار: تو پھر اسے تڑپنے کی مہلت دے۔ اسے پتہ لگنے دے کہ تو خوش ہے۔ اندر سڑی تیری طرف بڑھ رہی ہے۔ اسے اپنی گستاخی پر پچھتا نے کا موقع دے بے وقوف۔ لے بھائی میں لیٹ ہو رہا ہوں..... خدا حافظ۔

(کٹ)

سمین 2 ان ڈور صح

(یہ جگہ کھلے لان پر ہوئی چاہیے۔ یہاں لان پر کرسیاں موجود ہیں اور افخار کا خانہ اسی

چائے کے برتن لگا رہا ہے۔ افخار اور ستارہ آتے ہیں۔)

افخار: ڈبل ناشتہ لگایا ہے غفار میاں۔ بی بی فائیو شار کا ناشتہ چھوڑ کر آئیں ہیں۔

ڈبل سر جی۔ بالکل ڈبل۔ پوری طوہ پر اٹھا توں آئندہ، مکھن سب۔
غفار: یہ اتناب کوان کھائے گا؟

ستارہ: ہم آرٹسٹ لوگ ہیں۔ ہماری Calories منت میں بھک سے ختم ہو جاتی
انفخار: ہیں۔ Combustion ہوتی ہے ہمیں زیادہ کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔
رات بھر شوٹنگ کی ہے۔

غفار: سب کو باؤ۔ عبد الرحمن کو، جیلہ کو، اس کے بچوں کو، مالی جی کو۔ دھوپی کو۔ سب کو
انفخار: کوارٹروں میں سے نکال کر لاؤ۔ جلدی۔

لیں سمجھ۔
غفار: کھاؤ۔ کھانے والا ہمیشہ فراخ دل ہوتا ہے۔ زندگی سے بہتر طور پر لڑ سکتا ہے اور
انفخار: دوسروں کو معاف کرنا جانتا ہے۔
ستارہ: وہ بہت ناراض ہو گا افتخار۔

انفخار: تم کو سکندر چاہیے؟
ستارہ: (نظریں جھکایتی ہے۔)
انفخار: وہ تم جیسی میمنی کے ہاتھ نہیں آئے گا۔ ہاتھیوں کو پکڑنے کے کچھ داؤ چیز ہوتے
ہیں۔ کھیدا بنتا پڑتا ہے۔ کھیدا پڑتے ہے نا۔ بڑا سا گڑھا بنا کر اسے چھپیوں سے
ڈھانکتے ہیں۔ کوئی جزل ناخ نہیں ہے تیری۔

ستارہ: کہیں دیرینہ ہو جائے افتخار
انفخار: مجھ پر اعتبار کرو ستارہ۔ یا میں سکندر کو تمہارے قدموں میں لاوں گایا زندہ نہیں
چھوڑوں گا۔

انفخار: (اس وقت کوارٹروں میں سے دھوبن جیلہ، اس کے دو بیٹے عمر بیچ اور سات سال۔
جعدانی عمر پچاس سال۔ مالی جس کی چودہ سال کی بیچی ہے۔ ایک بیڑا اور ایک چوکیدار جو
بندوق اور کارتوس سے لیس ہے، آتے ہیں)

انفخار: آئیے۔ آئیے۔ یہ میرا خاندان ہے۔
(سارے لوگ باری باری مل جل کر اپنے اپنے طریقے سے سلام کرتے ہیں۔)

افتخار:

سلام، سلام، سلام۔ یہ میرے گھر کے افراد ہیں ستارہ۔ یہ ہمارا چوکیدار عبدالرحمن ہے، اس سے نجع کر رہنا۔ خالی بندوق سے بھی مار سکتا ہے۔ یہ میری ماں تجوہ ہے۔ اگر تم تو لیہ شب میں چھوڑ آؤ گی تو بہت جھٹکے گی اور یہ اپنا مالی رمضان ہے، بھگنا رکھوا لا۔ یہ شلواروں کو زیادہ کلف لگانے والی جیلی ہے۔ کیوں دھوکی کہاں ہے جیل؟ جمیلہ دھو بن: جی وہ تو گھاٹ پر چلا گیا صبح سوریے۔ آپ کی چیختیں میں نے نذر کو دے دی تھیں۔

افتخار: تھینک یو۔ اور یہ نذر ہے فلم لائن کے شوق میں آیا تھا میرے پاس اور اب میں کہا ہوں چل تھے لائن میں لگوادوں تو مانتا نہیں اور یہ میرے بچے ہیں۔ چلو پوچھو آپا ہی کو سلام کرو۔ ادب کے ساتھ کبھی کبھی نہیں کرنا۔

(اس وقت خانہ مام اندر سے آتا ہے۔)

خانہ مام: آپ کافون ہے سر۔

افتخار: اور پتہ ہے آپا جی کون ہے؟ کیوں جمیلہ تیری استری کے پاس تو ہمیشہ ریڈ یو لگا رہتا ہے۔ کیوں نذر بیریار پہچانا؟ نہیں جی۔

افتخار: یہ میڈم ستارہ ہیں جن کے گانے تم سب سنتے ہو۔ میں ابھی آیا، فون سن آؤں۔ (جاتا ہے۔)

ستارہ: آپ سب بیٹھ جائیں جی۔

(سب فرش پر باری باری اپنے اپنے انداز میں بیٹھتے ہیں۔)

تیجو: (نذر سے) آپ بیگم صاحب ہیں؟

ستارہ: نہیں نہیں بیگم صاحب نہیں آپا جی۔ آپ سب کی آپا جی۔ افتخار صاحب کی بھی آپا جی۔

مالی کی لڑکی: آپ گانا گاتی ہیں؟

ستارہ: ہاں (محبت سے)

مالی کا لڑکا: ریڈ یو پر؟

ہاں (محبت سے)

ستارہ: ملی کا دوسرا لڑکا: ٹیلی ویژن پر؟
ہاں وہاں بھی۔ کبھی کبھی۔

ستارہ: بے وقوف۔ یہ تو فلموں کے لیے بھی گاتی ہیں۔

(دکھ سے) نہیں اب نہیں۔ اب میں فلموں کے لیے نہیں گاتی۔

(انقا رواپس آتا ہے۔)

لو بھی تارا۔ میں تو شونگ کے لیے جا رہا ہوں۔ افسوس ناشتہ نہیں کر سکتا۔ کیا بد نصیبی ہے۔ خدا حافظ (جاتا ہے پھر واپس آتا ہے) اور تم سکندر کو فون نہ کرنا، سن۔ مجھے ذرا سے گھیر لینے دو۔ کھیدا بنا لینے دو۔ گڑھا کھود لینے دو۔ ہاتھی جب پھنسے گا تو ہاتھی تمہارا۔ ہاتھی کی سواری میری۔ ناشتہ کر کے ہوٹل چلی جانا۔
ڈرامیور چھوڑ آئے گا.....

(انقا جاتا ہے۔)

مالی کی لڑکی: آپ ریڈ یوپر گاتی ہیں؟

ستارہ: ہاں۔

لڑکا: ٹیلی ویژن پر بھی؟

ستارہ: ہاں جی وہاں بھی۔

مالی کی لڑکی: آپا جی۔ آپ ہمیں گاتا نہیں گی!

ستارہ: ضرور۔ ضرور۔ کیوں نہیں؟

(اب یک گراؤنڈ میوزک ابھرتا ہے۔ ملازمین لائن میں نیچے نیم دائرے میں بیٹھے ہیں
یعنی چوکیدار، بیرا، دھوبن اور مائی بیٹھے جاتے ہیں۔ خانسال کھڑا ہے۔ دھوبن کے دونوں لڑکے ایک کرسی کی پشت پکڑ کر کھڑے ہیں۔)

مالی کی بیٹی گانے کے آخری انترے سے پہلے گلے میں سے ایک پھول توڑ کر ستارہ کو دیتی ہے۔ ستارہ ایک بازو لڑکی کی کمر کے گرد جماں کرتی ہے۔ دوسرے ہاتھ میں پھول ہے اور آخری انترہ گاتی ہے۔ اب یہ سارا ما حل محبت اور پیار سے رچا بسا ہے۔ امیری اور غربی

کے فرق کے باوجود تمام افراد ایک خاندان کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ آخر دو مسیح عوں
میں ستارہ کی آنکھوں سے تیزی سے آنسو گرتے ہیں۔ دھوہن بھی رونے لگتی ہے۔
چوکیدار جو جذبات سے بھر جاتا ہے، رومال سے بندوق صاف کرنے لگتا ہے۔ دھوہن کے
دونوں بیٹوں میں سے ایک بیٹا منہ میں انگوٹھا لے کر چونے لگتا ہے۔ تجویز انی اور بھوپ
جیسے جادو ہو گیا ہو، ستارہ کو دیکھتی ہے۔ خانماں آگے بڑھ کر چائے بنانے لگتا ہے۔ یہ
ساری باتیں گانے کے دوران ہوتی ہیں اور ستارہ کی جادو و صرف آواز کا نتیجہ ہیں۔)

گیت نمبر ۱

سکھ سپنا اور دکھ کی رینا

کیا زیور پہنا

ہم نے..... کیا زیور پہنا

سد اساتھ کا رہنا!

چاند نگر میں بدھی کالی

روپ کا یہ بے روپ سوالی

بھیک میں لے گیا گھنا!

اب اس سے کیا کہنا؟

سد اساتھ کا رہنا

سکھ سپنا اور دکھ کی رینا

گھرا ساگر گاگر خالی

اوھٹ گھائی رینا کالی

لہروں کے سنگ بہنا

دوری پل پل سہنا

سد اساتھ کا رہنا

سکھ سپنا اور دکھ کی رینا

(اس وقت عاشی صوفے پر بیٹھی ہے۔ وہ چہرے سے مطمئن لگتی ہے۔ سکندر اپر سے بید روم کی میری ہیوں سے سگر ہٹ سلاکاۓ اترتا ہے۔ اس نے اس وقت بہت خوبصورت سوت پہن رکھا ہے۔)

تم تو ساری عورتوں سے بھی بڑھ گئے ہو۔ (گھڑی دیکھ کر) پورا ذیہ گھنٹہ لگتا ہے
عاشی: تمہیں ڈر لیں ہوتے۔

کسی خوبصورت عورت کے گرجانا ہے بابا۔ ہم ایک دوسروں میں بڑی جیلی چلتی
سکندر: ہے۔

عاشی: چلیں؟
سکندر: (پنی گھڑی دیکھ کر) اتنی جلدی جا کر کیا کریں؟ مرپارہ کا ذرا نہ ہمیشہ رات کو گیارہ بجے

عاشی: شروع ہوتا ہے۔ وہ بھی یوٹی پارلر میں ہو گی۔
سکندر: مجھے توبی بی نے تباہ کر دیا ہے۔

عاشی: شونگ پر چاہے ساری رات گزر جائے، ان کو فکر نہیں ہوتی۔ ذرا کہیں ڈر زیا
فکشن پر دریہ ہو جائے تو سلیپر اٹھائیتی ہیں۔

سکندر: ایک دوبار آنکھیں دکھاؤ۔ کام نہ چلے تو خود مختار ہونے کی دھمکی دے دو۔ طبیعت
ٹھیک ہو جائے گی۔

عاشی: ہم لوگوں کی بڑی لمبی ٹریننگ ہوتی ہوتی ہے سکندر۔ ہم اپنی مر رضی سے خود مختار
نہیں ہو سکتے۔ ہم میں Guts نہیں ہوتے۔

سکندر: کرفیو میں نرمی کرنے بجے تک ہے؟
عاشی: صرف ایک بجے تک!

عاشی: (اس وقت فون کی مخفی بھتی ہے۔ عاشی فون اٹھاتی ہے۔)
بیلو (مشہاس کے ساتھ) جی۔ سکندر صاحب کی کوششی ہے۔ جی وہ گھر پر ہیں۔

(فون پر ہاتھ رکھ کر) وہ ہے۔ بات کرو گے۔

سکندر: بند کر دو۔

عاشی: (فتح مندی کے ساتھ) بیچاری کے ساتھ بات تو کرو سکندر۔ مری جا رہی ہے۔

سکندر: مرنے دو..... جانے کس کس پر مر چکی ہے۔

(ماشر لطیف اس وقت داخل ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں طبلے کا بیباں ہے۔)

سکندر: یہ آپ بلا اجازت کدھر منہ اٹھا کر چلے آ رہے ہیں ماشر جی؟

لطیف: وہ جی دروازہ کھلا تھا سر کار۔

سکندر: اس وقت کیا کام ہے آپ کو یہاں؟

لطیف: مجھے تو کوئی کام نہیں عالیجاہ۔ وہ میں آپ کے طبلے پر سیاہی لگوانے گیا تھا پورے چار بجے شام۔ یہ وقت آگیاد کان پر..... دیکھ بجھے دریاں بھی نئی ڈلوادی ہیں۔ (عاشی کو سلام کر کے) اللہ خوش رکھے، سلامت رکھے مین پران کام کرتے رہیں۔

سکندر: سنینے ماشر جی۔ جس کی آپ مفت خدمتیں کیا کرتے تھے، وہ یہاں نہیں ہے اب۔

لطیف: ہم تو سر کار آپ کے نوکروں کے بھی نوکر ہیں۔ ہمیں آج تک نمک حرامی کی بکھی عادت ہی نہیں پڑی۔ اللہ غریق رحمت کرے۔ طبلہ نواز متانے شاہ کا حکم تھا ہمیں جب کبھی نئی تال بناتے تھے، طبلے پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھاتے تھے کہ جس کا کھائیں گے، اس سے بے وفائی نہیں کریں گے۔ وہ کہتے تھے ہاتھ میں جس قدر رس آئے گا، لطیف جس قدر آمد ہوگی، نمک حلالمی سے ہوگی۔

سکندر: آپ کبھی مختربات بھی کیا کریں۔

لطیف: (شر مند ہو کر) بس جی عادت سی پڑی ہوئی ہے اس طرح بولنے کی۔

سکندر: ماشر جی آج کے بعد آپ کبھی یہاں نہیں آئیں گے۔

لطیف: جی سر کار؟ اللہ نہ کرے..... میں کیا میرے بچے بھی اس در کی چوکی بھریں جانا

عالی..... ہمیں احسانات بھول سکتے ہیں کبھی میدم کے۔

سکندر: جس میدم کے آپ پر احسانات تھے، وہ دفع ہو گئی ہمیشہ کے لیے۔

لطیف:
سلدرہ:
لطیف:

(ڈر کر) کیا کہہ رہے ہیں سرکار؟
اور اب آپ بھی دفع ہو جائیں۔

(کیمروہ آہستہ آہستہ لطیف کے چہرے پر آتا ہے۔ وکھ سے اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرتی جاتی ہیں) یہ آپ نے اچھا نہیں کیا جتاب عالی..... ستارہ بی بی بہت معصوم ہے..... بہت اکلی ہے سرکار..... اس کا اس دنیا میں کوئی اپنا نہیں ہے..... آپ نے یہ اچھا نہیں کیا..... اچھا نہیں کیا جی..... بڑی اکلی ہے ستارہ بی بی

ڈزالو

سین 3 ان ڈور دن کا وقت

(گاؤں میں آپا جی کے گھر کا اندر ورنی آنگن۔ اس وقت آپا جی، عاصم، ٹھیکنے اور ابا جی تمام آنگن میں بیٹھے ہیں۔ ٹھیکنے دیپاٹی اندر از کی شیڈولہن بنی بیٹھی ہے۔ ٹھیکنے کے برد کھوے کی رسم آج ہونی ہے۔ عاصم نے لاچا اور خوبصورت کرتہ پہن رکھا ہے۔ آپا جی بہت سمجھی ہوئی ہیں۔ حتیٰ کہ ابا جی نے بھی سر پر بہت بھاری پیڑی پہن رکھی ہے۔)

(کڑک کر) میں نے اپنے میاں جی کو ٹوب دیل پر بھیج دیا ہے عاصم صرف اس وجہ سے کہ ان کی زبان قابو میں نہیں رہتی اور اب وہی مصیبت تم سب ڈال رہے ہو۔ کچھ سمجھتے ہی نہیں معاملے کی اہمیت کو۔

میں جاؤں آپا جی؟
بیٹھی رہ چکی۔ روز سارے گاؤں میں ڈڑکنے مارتی پھرتی ہے۔ آج ایک دن زبان بند کرنے کو کہا ہے تو کیا مری جاتی ہے۔

لیکن اس کی کیا ضرورت ہے۔ وہ لوگ منگنی کرنے آرہے ہیں، کوئی اس کا فوٹو اتنا نہ تو نہیں آرہے راشدہ۔

اگر لڑکا اس کو ایک نظر دیکھ لے گا تو کوئی یہ گھس نہیں جائے گی ابا جی اگریزی صابن

آپا:

ٹھیکنے:

آپا:

لب:

آپا:

کی طرح۔

عاصم: ہمارے ہاں یہ رواج تو نہیں ہے کہ لڑکی یوں سچ بن کر بیٹھی رہے اور سرال والے اسے گھورتے رہیں سب کے سامنے۔

آپا: کیا کیا رواج ہیں ہمارے بول بتا؟ کیا پتہ ہے تجھے ہمارے رواجوں کا؟ جب ساتھ دینے کو پھوٹی کوڑی نہ ہو، شکل صورت بھی واہجی ہو۔ خاندان بھی ایسا ویسا ہو تو یہ کیا رواج باقی رہ جاتا ہے؟ تو جو آج کہیں پڑھ لکھ کر افسر بنا ہوتا تو اس کی ملکی میرے گھر میں ہوتی۔

عاصم: تجھے تم نے دوبارہ امتحان دینے دیا آپا؟ کچھ میرے ہاتھ پلے تھا کہ میں بزنس کرتا ہو تائیے میرا قصور؟

ابا: راشدہ! عاصم..... یہ باتیں بہت ہو چکی ہیں۔ بیٹا تم لوگ آپس میں مت لڑا کرو..... قصور وار صرف میں ہوں۔ لڑتے تم ہو، مشکلیں کسی جاتی ہیں۔

آپا جی کتنی دیر ایسے بیٹھنا ہو گا۔

آپا: کئی ڈرامے میں دلوہن بنادو، سارا دن بیٹھی رہے گی کمر دوہری کرے..... کوئی میری معکنی ہو رہی ہے، مجھ پر احسان ہے کوئی؟ تم بھنگڑا ڈال کر دکھادیں۔ روک اینڈ روک ناچنا سرال والوں کے سامنے۔

ابا: راشدہ! راشدہ بیٹی۔

آپا: اور سب سے بڑی بات اباجی۔ آپ کو قسم ہم سب کی۔ آپ کسی قسم کی پچی باتما نہ کرنے بیٹھے جاتا۔ میں نے اس کی ہونے والی ساس کو بتا دیا ہے کہ ہمارے سات مر بھے ہیں بورے والے میں۔

ابا: نال۔ نال..... راشدہ یہ جھوٹ ہے۔

آپا: اور ہم لوگ کچی سرکاری کے متولی کی اولاد ہیں۔ جب سے اباجی اندر ہے ہوئے مجاوری چھوڑ دی۔

عاصم: سبحان اللہ۔

ابا: یہ یہ..... یہ جھوٹ ہے۔ تو اتنے بڑے بزرگوں کو اپنے میں کیوں گھیث کر لے آئی

راشدہ۔ کہاں پکی سر کار کہاں ہم بے کار۔
پہ بزرگ بابے اور کس دن کے لیے ہوتے ہیں ابا جی۔ پکی سر کار کے بابا جی کی
عزت کوئی کم نہیں ہو جائے گی اگر ہمارا کام بن جائے گا۔ اگر ہم ان کے متولی بن
سکتے تو..... ان کی شان میں کمی نہیں آئے گی۔

اور..... اور اگر کوئی پکی سر کار جا پہنچا راشدہ تو کسی نے پوچھ گچھ کی تو
ببر سے پوچھنے مانا ہے اباجی وہ بھی اتنی دور۔ کمال کرتے ہیں آپ۔ سائیں جی
آکر جواب دیں گے بتائیے۔

آپا..... خدا کے لیے..... تم ہمیں بخش دو سب کو..... میں شادی نہیں کروں گی۔ ساری عمر نہیں کروں گی۔ میں وعدہ کرتی ہوں۔

(اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر) ہائے میرے اللہ۔ کوئی نے بھی میری جا عاصم کار کی آواز آئی ہے۔ جامیرے چاند..... باہر جا ہو یلی میں وہ لوگ آئے ہیں شاید۔ جا چاند۔

۷

شام ان ڈور میں 4

(فیروزہ نارا ض پنگ پر بیٹھی ہے۔ بنچے ایک طرف کھیل رہے ہیں۔ لطیف باور جی خانے میں بیٹھا ہاندی ریکاربائے۔)

لطفیف: اچھا بھاگوان تو مجھے پا کرنا دے پر اتنا تو بتا دے کہ اس میں کتنا مصالحتہ ڈالوں..... یہ
ہندی، مریخ کا اندازہ تو بتا دے۔

فیروزہ: (ناراض ہو کر) مجھے کیا یہتے۔

(اطیف دیکھیں میں یا نی ڈالتا ہے اور اٹھ کر فیروزہ کی طرف آتا ہے۔ تینوں بچے ٹھاپوں کھیل

رسہ ہے۔ اب بچی کی باری ہے۔ وہ ایک نانگ پر کھڑی کھڑی تاپو میں جاتے ہوئے کہتی ہے۔)

ابدی کچھ سرمی پائے گھر بھی چھوڑ جائیں گے نا؟

لطیف: (فیروزہ کی طرف بڑھتے ہوئے) ہاں میٹے تھوڑا سا سالن چھوڑ جاؤں گا تم سب کیلئے
فیروزہ: زہر ملا کر..... سکھیا کی چنکلی چھوڑ کر دیکھی میں۔

(لطیف پاس آکر چارپائی پر فیروزہ کے پاس بیٹھتا ہے)

لطیف: بھلی لوک..... کوئی میں اپنی خوشی سے یہ سب کچھ کرتا۔ ل، مجوری ہے۔

فیروزہ: کس بات کی مجوری ہے؟

لطیف: روزی کی مجوری اور کس کی؟

فیروزہ: لکھتے کا یہاں خود بخود Regular ہو گیا ریڈیو میں۔ اسے تو کچھ پا کر نہیں لے جانا پڑا۔
ریڈیو شیش۔

لطیف: اس کی بڑی سفارش تھی۔ بڑے لوگوں کے فنکشن مفت کرتا رہا ہے کئی سالوں سے۔

فیروزہ: تو یہ طبلے بجانے کا کام چھوڑ نہیں سکتا؟

لطیف: میں تو چھوڑ دوں فیروزہ۔ پر یہ میرے ہاتھ میرے لہو میں آنے جانے والی سانس،
میری روح..... میں کوئی بے تalaکام نہیں کر سکتا بھاگوان..... تین پستوں سے ہم
لے میں بندھے ہیں۔

فوزیہ: (باپ سے) باجی آج میں نے سکول میں نعت گائی تھی۔

لطیف: بہت اچھا کیا بیٹا۔ اللہ بڑا اجر دے گا۔

فوزیہ: میدم نے خوش ہو کر مجھے روپیہ دیا باجی۔

(فیروزہ اٹھتی ہے اور بچی کو بالوں سے کپڑتی ہے)

فیروزہ: کمینی، کتی، حرام خور..... میں نے تجھے کتنی بار کہا ہے تو نے منہ سے آواز نکالی تو
میں زبان کھینچ لوں گی تیری۔ دیکھتی نہیں سر تال کی چکلی میں پس کر تیرے باپ کا
کیا حشر ہوا ہے؟

لطیف: فیروزہ بھاگوان بھلی لوک اس نے تو نعت گائی تھی جان ہاری نے۔

(فیروزہ کے چنگل سے میٹی کو چھڑاتا ہے)

فیروزہ: میرے سب پچھے پڑھ لکھ کر قابل بنیں گے۔ ڈاکٹر، افر..... انجینئر..... کوئی اس
بدبخت آرٹ کی خدمت نہیں کرے گا۔ ساری ساری عمر طبلے، ہار موئیں بجائے

رہو اور کچھ سواہ نہیں ملتا۔ ہمیں آرٹ وارٹ کچھ نہیں چاہیے، ہمیں روٹی
چاہیے۔ عزت چاہیے..... ہم بھی انسان ہیں آخر۔

(روٹے لگتی ہے۔ لطیف پھوپھوں کو اشارہ کرتا ہے کہ وہ باہر چلے جائیں۔ بچے کھکھتے ہوئے
باہر جاتے ہیں۔ بچی آستین سے آنسو پوچھتی جاتی ہے۔)

بھلی لوک عزت تو اللہ دیتا ہے۔ تو انسانوں سے کیوں لڑتی ہے؟ ان غریب پھوپھوں
کو کیوں مارتی ہے؟ یہ تجھے عزت لا کر دے سکتے ہیں بھلا؟

اوکس کوماروں؟ بتا اپنے نصیبوں کو؟ بتا؟ تجھے ماروں؟

(چوپھی کی طرف جاتے ہوئے) اچھا جی..... اچھا..... کہیں جو شہر والے
ہمارے کام کی عزت کرتے تو تو کیوں ناراض ہوتی اس طرح.....

(ہٹلیا سے ڈھکنا اٹھاتا ہے۔ ڈھکنا گرم ہے۔ یکدم اپنا ہاتھ صافی کے کنارے میں لپیٹتا
ہے۔ فیروزہ پاس آتی ہے۔)

تباہی روزہ کتنا مصالحہ ڈالوں؟

لطیف: ایک وعدہ کر تو ابھی سری پائے پکادوں تجھے۔

لطیف: ایک وعدہ چھوڑ سو وعدے بھلی لوک۔ دیکھ نال ریڈیو شیشن پر سب تعریف کرتے
ہیں تیری دکھتے ہیں۔ جیسے سریلے پائے لطیف کی بیوی پکلتی ہے، ویسے تورنگ محل
کے چوک میں بھی نہیں ملتے۔

فیروزہ: دیکھ لطیف ہماری تو ساری عمر خراب گئی تیرے آرٹ کے پیچے۔ پر اب تو ان
پھوپھوں کو خراب نہ کرنا۔

(چوکی پر بیٹھتی ہے۔ کلفگیر چلاتی ہے۔)

لطیف: واہ کیا بھی ہے اس چوکی پر۔ کوئی بیٹھئے یہاں، اچھا ہی نہیں لگتا۔

فیروزہ: (ہاتھ جوڑ کر) دیکھ لطیف کوئی ان میں سے ڈاکٹر بنے، کوئی انجینئر ہو، کوئی بڑے
محکمے کا افسر ہو..... عزت کریں گے لوگ..... ہماری۔ ہمیں نمانے نہ سمجھیں
ماں گت لوگ۔

لطیف: تیر اسرا اشہربی اے، ایم اے پاس لوگوں سے بھرا پڑا ہے فیروزہ۔ انسان سولہ سال

میں ایم اے تو کر لیتا ہے یہ تو ف۔ پرسوں سال کی ریاضت کے بعد بھی حجکش
رس پیدا نہیں ہوتا۔ کیلئے سارے ملک کے بی اے، ایم اے اکٹھے کر لے۔ اللہ کے
فضل سے تیرے لطیف جیسے بول کوئی نہیں نکال سکے گا ہاتھوں سے۔ یہ اللہ کے
دین ہے۔ لوگ اپنی تجویز سے بی اے، ایم اے ہو سکتے ہیں، کوئی اپنی مرضی
آرٹسٹ نہیں ہو سکتا۔ پھولوں کی بارش ہر گھر پر نہیں ہوتی۔ کہہ تو کوئی ایم اے
پاس بی بی تان لگائے میڈم کی طرح۔

فیروزہ: (اٹھتے ہوئے) یہ کپڑا خود پکا اور گوتا دہنا کر لے جا اپنے پروڈیوسر صاحب کے
لیے۔ پھر وہ تجھے ضروری Regular کر دے گا۔

لطیف: بیٹھی رہ بیٹھی رہ بھلی لوک..... بابا تو اپنے بچوں کو ڈاکٹر ہی بنانا، نجیسٹری سکھانا۔ ان
کو دولت کمانے کے سب داؤ بیچ بتانا۔ عزت کمانے کی سیر ہی لگادیں اس کے
یونچ۔ میں کوئی منع کرتا ہوں..... تو بھی ٹھیک کہتی ہے۔ چلوروٹی کے بغیر تو گزر
برس ہو جاتی ہے۔ پر عزت بنا تو پل نہیں کتنا.....
(روتی ہے۔)

لطیف: رونہ فیروزہ۔ سب ٹھیک ہو جائے گا..... آج کل میں ایک ٹیوشن ملنے والی ہے۔
پھر اللہ نے چاہا تو وہ فخر کے نام جو گی ستارہ بی بی کہیں نہ کہیں مل جائے گی، ایک
دن..... نُفنِ دان کہاں؟

فیروزہ: عنایت لے گیا تھا۔ ایک تو یہ لوگ چیزیں بڑی بھی خوشی لے جاتے ہیں۔ موئی
وقت مرگی پڑ جاتی ہے ان کو۔

لطیف: میں ابھی لے آتا ہوں۔ دیکھو تھوڑا سا انٹے کا حلہ بھی بنا رکھ بھاگوان جب
..... ریڈ یو شیشن پر سب کھا کھا کر خوش ہوتے ہیں۔ جب تیری تعریف کرنے
ہیں تو مجھے بڑی راحت ہوتی ہے۔

(جاتا ہے فیروزہ ہندیا میں کفار چلانے لگتی ہے۔)

سین نمبر 4 آٹھ ڈور دن کا وقت

(آپا جی کے گھر کا اندر ورنی آنکن ابادی، آپا جی، گھنیہ عاصم بیٹھے ہیں۔ ان کے سامنے گھنیہ کی ہونے والی ساس۔ ایک مند اور بوجگی شکل کا نوجوان ہونے والا دو لہا بیٹھا ہے۔ یہ تینوں بہت ہی نودولتیے ہیں۔ ساس نے ساڑھی پہن رکھی ہے۔ بیٹی گوئے والا غارہ قیص پہنے ہوئے ہے اور ہونے والا دو لہا چیک کی قیص پینٹ پہنے ہوئے ہے۔ وہ بار بار منہ پر رومال رکھتا ہے اور سنکھیوں سے گھنیہ کی طرف دیکھتا ہے۔ عاصم سب کو دودھ پلا رہا ہے۔ لے سلوک کے گلاسوں میں۔)

آپا: دودھ پی لیں آپا جی، اب توبات کی ہو گئی خیر ہے۔

ساس: اجازت ہو تو میں گھنیہ بیٹی کو انگوٹھی پہنادوں؟

ابا: ان کو ذرا مر بھوکی سیر کر لاتی راشدہ۔ پھر میرا داماد بھی گھر آ جاتا۔ وہ بھی شامل ہو جاتا رسم میں۔

مند: چاچا جی۔ ہمیں جلدی لا ہو رکھنچا ہے۔

عاصم: اتنی جلدی کیسی جی۔ اب ہم آپ کو جانے تھوڑی دیں گے۔

مند: بس جی ایک ضروری کام ہے۔

آپا: (خوشدنی سے) ابھی تو آپ چل کر ہمارا ثیوب ویں دیکھیں۔ پھر اگلی دفعہ ابادی کی زمینوں پر لے چلیں گے۔

مند: ای دیرینہ کریں پلیز۔ میرا million Six نہ نکل جائے کہیں۔

دولہا: میں تجھے وقت پر پہنچا دوں گا ساجدہ۔

آپا: میری گھنیہ بھی بالکل ایسی ہے۔

مند: نیلو ویرش ہے یہاں؟

آپا: میاں جی نے بیچ دیا۔ کہنے لگے اب رنگیں ہی خریدیں گے۔ ان کو بڑا شوق ہے رنگیں نیلو ویرش کا۔

عاصم: چلیں جی جیپ آئی کھڑی ہے مر بھوکی سے۔

- نند: میں تو گینہ باتی کے پاس نہ ہوں گی۔ ای آپ جلدی آ جاؤ اپس۔ درینہ کرنا پڑے
 (اب دلہا۔ عاصم۔ آپا جی۔ ندا جنتے ہیں۔)
- نگینہ: میرے کمرے میں چلیں گی آپ؟
 نند: چلیں جی آپ چاہے ہمیں جہنم میں لے جائیں۔
- ساس: ہائے کتنا شوق چڑھا ہے اسے نگینہ کا۔
 (بیدم دلہا چاؤ سے کجھ کھی کر کے بنتا ہے۔ ماں اسے گھورتی ہے۔ وہ چپ کرتا ہے۔
 سب جاتے ہیں۔ دلہا کو باتی آوازوئیتے ہیں۔)
- ابا: سلیم۔ سلیم بیٹی۔
 (دلہا مژتاتا ہے۔)
- ابا: ذرا بھجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔ تم دو منٹ میرے پاس نہ ہو۔
 (سب جا چکے ہیں صرف ابا اور سلیم سیٹ پر موجود ہیں۔ سلیم ریشہ خطي انداز میں اس کے
 پاس بیٹھتا ہے۔)
- ابا: بیٹے تم پڑھے لکھے آدمی ہو۔ میرا خیال ہے پڑھا لکھا آدمی فراغدل ہو جاتا ہے اپنی
 تعلیم کی وجہ سے۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کی پروانہیں کرتا، کمینہ نہیں ہوتا۔ تعلیم
 اسے وسعت نظر دیتی ہے۔
- سلیم: (ذرکر) جی اماں جی نے آپ کو بتا دیا ہے ناں کہ میں بی اے پاس ہوں۔
 ابا: (ٹھوٹ کر اس کا ہاتھ پکڑتا ہے) میں سمجھتا ہوں بیٹے پڑھے لکھے لوگوں میں بڑی
 وسعت ہوتی ہے۔ وہ چادر کی طرح دوسروں کے عیب چھپا لیتے ہیں اپنے علم
 میں۔
- سلیم: ہاں جی تعلیم سے ہی آدمی انسان بنتا ہے۔
- ابا: ساری کائنات ایک تال پر ناق رہی ہے بیٹے۔ اللہ کے ستارے سیارے سب
 کیے ہوئے ہیں۔ سرمدی نعمتوں سے بھری ہے۔ اس کی یہ ساری لیلا.....
- سلیم: وہ جی مر جیوں پر جانا تھا مجھے۔
 ابا: (ہاتھ جوڑ کر) دیکھو بیٹا! سر اور تال کبھی جھوٹ نہیں بول سکتے۔ ایک مازا بھی

زیادہ لگ جائے تو..... نغمہ بے سر اہو جاتا ہے۔ جو کچھ میری بیٹی نے تم لوگوں کو بتایا ہے جھوٹ ہے۔

جی؟

سلیمان:
بنا:
ہم کسی سرکار کے متولیوں کی اولاد نہیں ہیں..... ہم سرتال کی خدمت کرنے والے لوگ ہیں۔ ہماری کئی پشتیں اسی انتظار میں رہی ہیں کہ کب تم سے پڑھے لکھے لوگ آگے بڑھ کر ہمیں سینے سے لگالیں۔

(اس وقت آپا اپس آتی ہے۔ سلیم کو چلنے کا اشارہ کرتی ہے، وہ باہر جاتا ہے۔ آپاں کا چہرہ دیکھتی ہے۔ اب وہ آہتہ آہتہ باپ کی طرف بڑھتی ہے۔ اب تک وہ بڑی منہ زوری عورت ہے لیکن اب اس کاماسک ٹوٹنے لگا ہے اور ایک بیچاری غم دیدہ عورت باہر ہنرنے لگتی ہے۔ باپ یوں بولتا جاتا ہے جیسے وہ اب بھی سلیم سے باہیں کر رہا ہو۔)

باب:
یہ میری بیٹی راشدہ..... بہت اچھا گاتی ہے بیٹی۔ کہیں اس کی تعلیم ہو جاتی تو آج ستارہ کا قدم نہ جم سکتا..... لیکن بیٹی ایک روز یہ سکول سے روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی۔ اب ایں اب سکول نہیں جاؤں گی اور..... اور تم کو میری قسم ہے۔ تم بھی گھر سے کبھی باہر نہیں جاؤ گے وہاں..... سکول میں میری بے عزتی ہوئی ہے ابا۔..... یہاں میرے پاس آؤ سلیم.....
(راشدہ پاس آکر باپ کے قدموں میں بیٹھتی ہے۔ اب اس کے آنسو آنکھوں سے جاری ہیں۔)

باب:
پھر میں نے اپنے کسی بچے کو موسيقی کی تعلیم نہیں دی بیٹی..... بتاؤ ہمارا کیا قصور ہے۔ پڑھے لکھے لوگ تصویر بنانے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ گیت کہنے والوں سے پیار کرتے ہیں۔ بتاؤ بیٹا ہم لوگوں کے حصے کی عزت تم نے کہاں چھپا کھی ہے؟ ہم نے تو کئی پشوں سے سُر کی خدمت کی ہے اور اس کے بدالے میں کچھ نہیں مانگا لیکن میرے بچوں نے تو اس سے بھی منہ موز لیا۔ تم انہیں سینے سے کیوں نہیں لگاتے؟ انہیں اپنا کیوں نہیں بناتے؟
آپ بھی کیسے باپ ہیں ابا جی؟ آپ نے ہمیشہ بچے کو بچوں پر ترجیح دی۔ اب گئینہ کو وہ

کیسے بیاہ لے جائیں گے؟

(باپ شفقت سے آپا کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔)

باپ: میں تمہارا بڑا گنگار ہوں راشدہ۔ میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ جھوٹے آدمی کا نہ کبھی سچا نہیں ہوتا۔

آپا: اباجی۔ جب ہاتھ پلے کوڑی نہ ہو۔ شکل بھی وابجی ہو۔ عزت بھی جھوٹ ہو تو..... جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ صبح شام، رات دن۔

باپ: (شفقت سے سر پر ہاتھ پھیر کر) اللہ کار ساز ہے۔ جھوٹ بولنے سے فائدہ آپا: پکی سر کار والے سائیں جی اگر زندہ ہوتے اباجی تو وہ ضرور ہمیں اپنے رشتہ دار بنا لیتے۔ وہ کوئی عام لوگ تھوڑی تھے۔ آپ نے سر کی خدمت کر کے دیکھ لی۔ ہم نے گانا بجا بنا چھوڑ کر دیکھ لیا اباجی۔ کہیں کوئی پناہ نہیں، کہیں کوئی پناہ نہیں اباجی۔ کہیں کوئی پناہ نہیں۔

کٹ

سین 5 آوٹ ڈور (رات کا وقت)

(اس میں ہم یہ چیزیں استھانکریں گے کہ عاشی اور سکندر اور افخار اور ستارہ فلم کے پریمیر پر آتے ہیں۔ سینما کے سامنے جمنڈیاں لگی ہیں۔ خوب کاروں کا رش ہے۔ عاشی اور سکندر کار سے اترتے ہیں۔ اندر جاتے ہیں۔ اسی طرح تھوڑی دیر کے بعد افخار اور ستارہ کار میں آتے اور اترتے ہیں۔ پھر ان کو علیحدہ جوڑا جوڑا جاتے دکھاتے ہیں۔)

کٹ

سین 6 ان ڈور (رات کا وقت)

(ایک باکس میں افخار اور ستارہ بیٹھتے ہیں۔ ساتھ ہی دوسرے باکس میں عاشی اور سکندر

بیٹھے ہیں اور فلم دیکھ رہے ہیں۔ ستارہ رورہی ہے۔ ستارہ کو افتخار رومال دیتا ہے کہ وہ اپنے آنسو پر بچھے۔ باس میں ان دونوں جوڑوں کو اس فلم کے گلزاروں کے ساتھ دکھاتے ہیں جس کو یہ دونوں جوڑے دیکھنے آتے ہیں۔)

فلم کا میں

(سرکین پر جو فلم دکھائی جائے گی، اس کا گلزار علیحدہ بنے گا۔ یہ فلم افتخار اور عاشی کو کاست کئے ہوئے ہیں۔ اس میں غالص فلم کا ماحول ہے۔ عاشی پیانو پر بیٹھی گانا گارہی ہے۔ افتخار دولہا بیٹھا ہے۔ اردو گرد مہماں کھڑے بیٹھے ہیں۔ افتخار کی دلہن ساتھ بیٹھی ہے۔ یہ ایسا Typical میں ہے جس میں ہیر و کی شادی ہو جاتی ہے اور اس کی پرانی محبوبہ شادی کے دن پیانو بجا کر گانا گایا کرتی ہے۔ افتخار پر اس گانے کا شدید اثر ہو رہا ہے۔ گانے کے اختتام میں افتخار بے قابو ہو کر پیانو کے پاس جا کر کھڑا ہوتا ہے۔ عاشی چہرے پر ہاتھ رکھ کر بھاگتی ہے۔ فلم میں آواز ستارہ کی ہے۔)

گیت نمبر 2

جل میں آگ جلی یہ کیسے؟	سکھی ری آگ جلی یہ کیسے؟
ندی میں چاند اتی گیا کیسے؟	من مندر کی لو ہو جیسے
دکھ بر کھا سے بھیگ بھیگ کر کلی کھلی یہ کیسے؟	سکھی ری کلی کھلی یہ کیسے؟
جل میں آگ جلی یہ کیسے؟	سکھی ری آگ جلی یہ کیسے؟

(فلی شادی کا میں اور باس میں بیٹھے ہوئے جوڑوں کو باری باری دکھانے سے یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ عاشی بہت خوش ہے لیکن ستارہ کی جان پر بنی ہے۔)

کٹ

مکن 7 ان ڈور (رات کا وقت)

(افخار اور ستارہ نے وہی لباس پہن رکھے ہیں جو فلم کے وقت اس نے پہن رکھا

ہے۔ افخار اس وقت صوفے پر یوں لیٹا ہے کہ اس کی تانگیں صوفے سے Dangle رہی ہیں اور وہ پلٹک پر اس طرح لیٹا ہے۔ اس نے سیاہ شلوار قیص پین رکھا ہے اور لگے میں مالا ہے۔ ستارہ صوفے پر تانگیں اوپر کر کے بیٹھی ہے۔ اس نے اپنے بازوں کفرے زانوں کے گرد جماں کر رکھے ہیں اور ٹھوڑی کو گھنٹوں پر جمار کھا ہے۔ اس کی آنکھوں سے آنسو گر رہے ہیں۔)

ستارہ: مجھ کو تمہارے ساتھ پر یمیزیر پر نہیں جانا چاہیے تھا۔

افخار: تم نے خواخواہ گانا چھوڑ دیا۔ سنا تھا آج اپنے گانے کو۔

ستارہ: اس نے مجھے تمہارے ساتھ ضرور دیکھا ہو گا۔

افخار: تم کو تو خدا نے آواز دی، خواخواہ

ستارہ: دراصل..... افخار میں ہمیشہ با توں میں آجائی ہوں اور کبھی وہ نہیں کر سکتی جو مجھ کرنا چاہیے جو میرا دل مجھے کہتا ہے۔

افخار: سنو ستارہ۔ ایک بار تم کو اس کا امتحان لینا ہو گا اور نہ ہر بار..... یہ گیند پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ تمہارے منہ پر لگے گی۔ سمجھوتہ ہو تو مضبوط ہو ورنہ نہ ہو۔

ستارہ: سمجھوتہ ہو جائے افخار چاہیے مضبوط نہ ہو۔

افخار: مرد عورت کے ساتھ تین رشتے قائم کر سکتا ہے یا وہ اس سے محبت کرتا ہے یا اس کی حفاظت کر سکتا ہے یا پھر اسے اپنے آرٹ میں امر کرتا ہے۔ میں تمہاری حفاظت کرنا چاہتا ہوں۔

ستارہ: تم غلط سمجھے ہو۔ مردیا عورت کو قتل کرنا چاہتا ہے یا اسے مضمکہ خیز بنانا چاہتا ہے؟ پھر اس کا انجر پختہ توڑنا چاہتا ہے۔

افخار: جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا ستارہ تو تم طفیل صاحب کے دفتر کے سامنے برآمدے میں کھڑی تھیں۔ جتن پرہا تھد دھرے تم نے دو چھوٹی چھوٹی چوٹیاں کر رکھی تھیں اور تمہارے چہرے پر کوئی میک اپ نہیں تھا۔

ستارہ: اگر میں تمہارے ساتھ فلم پر نہ جاتی..... اس نے مجھے دیکھ لیا ہو گا افخار اب وہ مجھ کبھی نہیں بلائے گا۔